تَجوِیدُ الاَطفَالِ

مؤلف
قاری حبیب الرحمٰن

جامعہ صدیقیہ، توحید پارک گلشن راوی، لاہور
042-7460606, 0300-4388828

ت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبین و علی الہ و اصحابہ اجمعین اما بعد.

قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو روز اول سے ہی تجوید کے ساتھ تعلیم دینا چاہیے نورانی قاعدہ کی پہلی تختی ہی سے دھیرے دھیرے اس کی مشق کرانا چاہیے اس کے بعد ناظرہ اور حفظ کے دوران اس کی سختی سے پابندی کرنا چاہیے تاکہ زبان صحیح تلفظ کر سکے ابتدائی محنت پتھر پر لکیر کی مانند ہو جاتی ہے اور اگر اس پر توجہ نہ دی جائے یا قاعدہ، ناظرہ اور حفظ میں غلط تلفظ سے پڑھایا جائے اور تجوید کی پابندی نہ کرائی جائے تو:

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ہمارے اکابر اساتذہ میں سے حضرت قاری فضل کریم صاحبؒ اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے۔ جس کا مشاہدہ ان کے باقی ماندہ تلامذہ کو سن کر آج بھی کیا جا سکتا ہے۔

یہ مختصر رسالہ کم سن طلباء و طالبات کے لیے لکھا گیا ہے اس لیے اس کا نام تجوید الاطفال ای تجوید للاطفال رکھا گیا ہے۔ احقر کا ذاتی تجربہ ہے کہ ذہین بچے پندرہ بیس روز اور متوسط درجہ کے طلباء و طالبات ماہ / ڈیڑھ ماہ میں ان قواعد کو آسانی یاد کر سکتے ہیں اور تجوید کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کے قابل ہو جاتے ہیں شرط یہ ہے کہ ان کی عمر کو ذہن میں رکھ کر تعلیم دی جائے۔

اللہ جل شانہٗ ہمیں تجوید سے قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین!

احقر الانام حبیب الرحمٰن غفرلہٗ
استاذ جامعہ صدیقیہ توحید پارک گلشن راوی لاہور
۲۶ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ / ۵ مارچ ۲۰۰۸ء بدھ

پہلا سبق
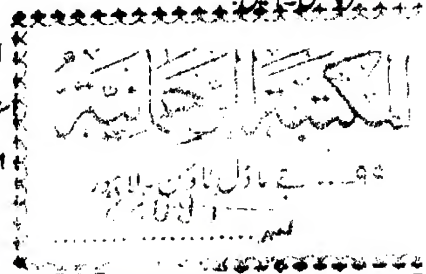
تجوید کی تعریف

ہر حرف کو اس کے مخرج سے نکالنا اور اس کی صفات کو ادا کرنا۔

لَحن کی تعریف

قرآن مجید کے غلط پڑھنے کو لَحن کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ 1- لَحنِ جَلی۔ 2-لَحنِ خَفی

1۔ لَحنِ جَلی

لحنِ جلی بڑی غلطی کو کہتے ہیں اس کی چار قسمیں ہیں۔

(i) ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا جیسے قُلْ کو کُلْ پڑھنا وغیرہ۔

(ii) کسی حرف کو بڑھانا جیسے قَالَ کو قَالاَ پڑھنا۔

(iii) کسی حرف کو گھٹانا جیسے یُوْلَدْ کو یُلَدْ پڑھنا۔

(iv) زبر، زیر، پیش وغیرہ کو ایک دوسرے کی جگہ پڑھنا جیسے اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ پڑھنا، قَبْلُ کو قَبْلَ پڑھنا، فَعَلْتَ کو فَعَلْتُ پڑھنا وغیرہ۔

نوٹ: لحن جلی حرام ہے بعض دفعہ ایسی غلطی سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

2۔ لَحنِ خَفی

صِفاتِ مُحَسِّنَہ میں غلطی کرنے کو لحن خفی کہتے ہیں یعنی قُرّاء نے حرفوں کے حسین ہونے کے جو قاعدے مقرر کیے ہیں ان کے خلاف پڑھنا جیسے موٹی راء کو باریک پڑھنا غنہ و مدنہ کرنا وغیرہ۔

نوٹ: لحن خفی مکروہ ہے۔

دوسرا سبق

اِسْتِعَاذَہ اور بَسْمَلَہ

اِسْتِعَاذَہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنے کو اِسْتِعاذَہ کہتے ہیں۔
قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے اِستعاذہ پڑھنا ضروری ہے۔

بَسْمَلَہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کو بَسْمَلَہ کہتے ہیں۔
قرآن مجید کی ہر سورت کے شروع میں بَسْمَلَہ پڑھنا ضروری ہے البتہ سورۃ توبہ کے شروع میں بَسْمَلَہ نہیں پڑھی جاتی۔
اگر کسی سورت کے درمیان سے پڑھنا شروع کیا تو اِستِعَاذَہ ضروری ہے اور بَسْمَلَہ پڑھنا بہتر ہے، ضروری نہیں۔

تیسرا سبق

مَخَارِجْ

جہاں سے حرف نکلتا ہے اسے مَخْرَجْ کہتے ہیں اس کی جمع مخارج ہے۔ مخارج سترہ ہیں۔

مخرج نمبر 1: منہ کے اندر کا خلا، اس سے تین حروف نکلتے ہیں۔

(i) الف ساکن جبکہ اس سے پہلے زبر ہو جیسے قَال۔

(ii) یاء ساکن جبکہ اس سے پہلے زیر ہو جیسے قِیْلَ.

(iii) واؤ ساکن جبکہ اس سے پہلے پیش ہو جیسے جُوْعِ.

نوٹ: ان تین کو حُروف مَدَّہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 2: حَلق کا پچھلا حصہ (سینہ کی طرف والا) اس سے دو حرف نکلتے ہیں ء، ھ۔

مخرج نمبر 3: حلق کا درمیانی حصہ، اس سے دو حرف نکلتے ہیں ع، ح۔
مخرج نمبر 4: حلق کا اگلا حصہ (منہ کی طرف والا) اس سے دو حرف نکلتے ہیں غ، خ۔

نوٹ: ان چھ حرفوں کو حُروفِ حَلْقی کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 5: زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو، اس سے ق نکلتا ہے۔
مخرج نمبر 6: منہ کی جانب زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو، اس سے ک نکلتا ہے۔

ان دونوں کو حُروف لَھَاتِیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 7: وسط زبان اور اوپر کا تالو اس سے ج ش اور ی (متحرک، لین) نکلتے ہیں انھیں حروف شَجرِیہ کہتے ہیں۔ حرکت والی ی کو متحرک کہتے ہیں اور جس ی ساکن سے پہلے زبر ہو اسے یائے لین کہتے ہیں جیسے زَیْبَ۔

نوٹ: آگے آنے والے مخارج کو سمجھنے کے لیے دانتوں کے نام اور زبان کے حصوں کے نام جاننا ضروری ہے۔ اس لیے پہلے انھیں بیان کیا جاتا ہے۔ انسان کے منہ میں بتیس دانت ہوتے ہیں۔ سولہ اوپر اور سولہ نیچے ہوتے ہیں۔ ان میں سے بارہ دانت اور بیس ڈاڑھیں ہوتی ہیں۔ ان کے چھ نام ہیں۔

1- ثَنَایَا	2- رَبَاعِیَات	3- اَنْیَاب
4- ضَوَاحِک	5- طَوَاحِنُ	6- نَوَاجِذُ

نوٹ: پہلے تین دانتوں اور آخری تین ڈاڑھوں کے نام ہیں۔

1- ثَنَایَا

سامنے کے بالکل درمیانی چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں دو اوپر والوں کو ثنایا عُلیا کہتے ہیں۔ اور دو نیچے والوں کو ثنایا سُفلیٰ کہتے ہیں۔

2- رَبَاعِیَات

ثنایا کے ساتھ والے چار دانتوں کو رباعیات کہتے ہیں یہ بھی دو اوپر اور دو نیچے ہوتے ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک)

3-اَنْیَاب

رَباعیات کے ساتھ والے چار دانتوں کو انیاب کہتے ہیں یہ بھی دو اوپر اور دو نیچے ہوتے ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک)

4-ضَوَاحِک

اَنْیاب کے ساتھ والی چار ڈاڑھوں کو ضَوَاحِک کہتے ہیں یہ بھی دو اوپر اور دو نیچے ہوتی ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک)

5-طَوَاحِنْ

ضَوَاحِک کے ساتھ والی بارہ ڈاڑھوں کو طواحن کہتے ہیں۔ چھ اوپر اور چھ نیچے ہوتی ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین)

6-نَوَاجِذْ

طَوَاحِن کے ساتھ بالکل اخیر میں چار ڈاڑھوں کو نَوَاجِذ کہتے ہیں۔ دو اوپر اور دو نیچے ہوتی ہیں۔ (دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک)

دانت

رباعی ثنایا ثنایا رباعی
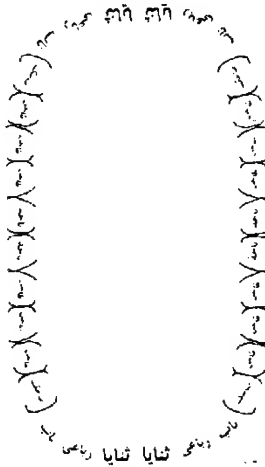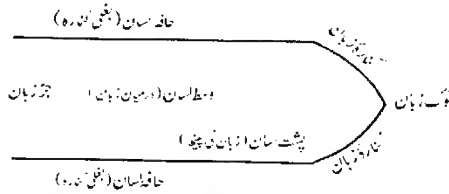
زبان

مخرج نمبر 8: زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر والی ڈاڑھوں کی جڑ، اس سے ض نکلتا ہے۔ اسے حافیہ کہتے ہیں۔ اسے بائیں طرف سے نکالنا آسان ہے دائیں طرف سے نکالنا کچھ مشکل اور دونوں طرف سے نکالنا بہت ہی مشکل ہے۔

مخرج نمبر 9: زبان کا کنارہ اور ثنایا، رباعی، ناب اور ضاحک کے مسوڑھے، اس سے ل نکلتا ہے اسے دائیں طرف سے نکالنا آسان ہے۔

مخرج نمبر 10: زبان کا کنارہ اور ثنایا، رباعی اور ناب کے مسوڑھے، اس سے ن نکلتا ہے۔

مخرج نمبر 11: زبان کا کنارہ، ثنایا، رباعی کے مسوڑھے مع پشت زبان، اس سے ر نکلتا ہے۔

نوٹ: ان تینوں حرفوں کو طَرَفِیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 12: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ، اس سے ط د ت نکلتے ہیں انھیں حروف نِطْعِیَہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 13: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ (مسوڑھوں کی طرف والا) اس سے ظ ذ ث نکلتے ہیں انھیں حروف لِثَوِیَہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 14: زبان کا کنارہ، ثنایا سُفلی کا کنارہ مع کچھ اتصال ثنایا علیا کے۔ اس سے ص ز س نکلتے ہیں انھیں حروف صَفِیْر کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 15: نیچے کے ہونٹ کے شکم اور ثنایا علیا کا کنارہ، اس سے ف نکلتا ہے۔

مخرج نمبر 16: دونوں ہونٹ، اس سے ب م اور و (متحرک، لین) نکلتے ہیں۔ ف، ب، م، و کو حروف شَفَوِیَہ کہتے ہیں۔ حرکت والی واؤ کو متحرک کہتے ہیں اور جس واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو اسے واؤ لین کہتے ہیں جیسے خَوْف۔

نوٹ: ب ہونٹوں کی تری اور م ہونٹوں کی خشکی سے نکلتی ہیں۔ واؤ دونوں ہونٹوں کو

ناتمام ملانے سے نکلتا ہے۔

مخرج نمبر 17: خیشوم (ناک کا بانسہ) اس سے حرف غنہ نکلتا ہے۔

مخرج معلوم کرنے کا طریقہ

جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو اُسے ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ متحرک لا کر تلفظ کیا جائے اگر حرف کے مقررہ مخرج میں آواز ٹھہرے تو صحیح ادا ہوا ورنہ غلط جیسے اَٹ اِٹ اُٹ وغیرہ۔

چوتھا سبق

صفات

جس حالت سے حرف ادا ہوتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔ اس کی جمع صفات ہے۔

صفات کی دو قسمیں ہیں۔ 1- صفاتِ لازمہ 2- صفاتِ عارضہ

1- صفاتِ لازمہ

وہ صفات جو حرف میں ہمیشہ اور لازماً پائی جائیں انھیں صفات لازمہ کہتے ہیں۔

2- صفات عارضہ

وہ صفات جو حرف میں کبھی پائی جائیں اور کبھی نہ پائی جائیں انھیں صفات عارضہ کہتے ہیں۔

صفات لازمہ

صفات لازمہ سترہ ہیں۔

1- هَمْس

یہ صفت دس حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ.

ان حروف کی آواز میں پستی ہوتی ہے۔

2-جَہُر

یہ صفت انیس حروف میں پائی جاتی ہے۔ جو فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ کے علاوہ ہیں۔ان حروف کی آواز میں بلندی ہوتی ہے۔

3-شِدَّت

یہ صفت آٹھ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ اَجِدُكَ قَطَبْتَ ان حروف کی آواز میں سختی ہوتی ہے۔

4-رِخُوَت

یہ صفت سولہ حروف میں پائی جاتی ہے جو اَجِدُكَ قَطَبْتَ اور لِنْ عُمَرُ کے علاوہ ہیں۔ان حروف کی آواز میں نرمی ہوتی ہے۔

نوٹ: شدت اور رخوت کے درمیان ایک صفت ہے جسے توسط کہتے ہیں۔
یہ صفت پانچ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔لِنْ عُمَرُ. ان کی آواز میں کچھ سختی اور کچھ نرمی ہوتی ہے۔

5-اِستِعْلاء

یہ صفت سات حروف میں پائی جاتی ہے۔جن کا مجموعہ ہے۔ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ.
ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف اٹھ جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے ادا ہوتے ہیں۔

6-اِسْتِفَال

یہ صفت بائیس حروف میں پائی جاتی ہے جو خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ کے علاوہ ہیں۔ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک ادا ہوتے ہیں۔

7-اِطْبَاق

یہ صفت چار حروف میں پائی جاتی ہے۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ان حروف کو ادا کرتے

وقت زبان کا بیچ تالو سے چمٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب موٹے ہوتے ہیں۔

8-اِنْفِتَاح

یہ صفت پچیس حروف میں پائی جاتی ہے جو ص۔ ض۔ ط۔ ظ کے علاوہ ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا بیچ تالو سے نہیں چمٹتا۔

9-اِذْلاق

یہ صفت چھ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ فَرَّمِنْ لُبِّ یہ حروف سہولت اور جلدی سے ادا ہو جاتے ہیں۔

10-اِصْمَات

یہ صفت تیئیس حروف میں پائی جاتی ہے جو فَرَّمِنْ لُبِّ کے علاوہ ہیں۔ یہ حروف مضبوطی اور جماؤ سے ادا ہوتے ہیں۔

11-صَفِیْر

یہ صفت تین حروف میں پائی جاتی ہے ص، ز، س۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت سیٹی جیسی آواز نکلتی ہے۔

12-قَلْقَلَه

یہ صفت پانچ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ قُطْبُ جَدٍّ. ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج کو حرکت ہو جاتی ہے۔

13-لِیْن

یہ صفت دو حرفوں میں پائی جاتی ہے۔ 1- واؤ ساکن جس سے پہلے زبر ہو جیسے خَوْفٍ 2- ی ساکن جس سے پہلے زبر ہو جیسے رَیْبَ. ان دو حرفوں کو نرمی سے ادا کیا جاتا ہے۔

14-اِنْحِرَاف

یہ صفت لام اور راء میں پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں حرف ایک دوسرے کے مخرج کی طرف لوٹتے ہیں۔

15-تکْرَار

یہ صفت صرف راء میں پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز میں ایک طرح کا رعشہ پیدا ہوتا ہے۔

16-تَفَشِّی

یہ صفت صرف ش میں پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔

17-اِسْتِطَالَتْ

یہ صفت صرف ض میں پائی جاتی ہے اس کو ادا کرتے وقت آواز لمبی ہو جاتی ہے۔

نقشۂ صفات

نمبر شمار	حروف	صفات
1	ا	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات
2	ب	جہر۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اذلاق۔قلقلہ
3	ت	ہمس۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات
4	ث	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات
5	ج	جہر۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔قلقلہ
6	ح	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات
7	خ	ہمس۔رخوت۔استعلاء۔انفتاح۔اصمات
8	د	جہر۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔قلقلہ
9	ذ	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات
10	ر	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اذلاق۔تکریر۔انحراف
11	ز	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔صفیر۔
12	س	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔صفیر
13	ش	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔تفشی

14	ص	ہمس۔رخوت۔استعلاء۔اطباق۔اصمات۔صفیر
15	ض	جہر۔رخوت۔استعلاء۔اطباق۔اصمات۔استطالت
16	ط	جہر۔شدت۔استعلاء۔اطباق۔اصمات۔قلقلہ
17	ظ	جہر۔رخوت۔استعلاء۔اطباق۔اصمات
18	ع	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اصمات
19	غ	جہر۔رخوت۔استعلاء۔انفتاح۔اصمات
20	ف	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اذلاق
21	ق	جہر۔شدت۔استعلاء۔انفتاح۔اصمات۔قلقلہ
22	ک	ہمس۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات
23	ل	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اذلاق۔انحراف
24	م	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اذلاق
25	ن	جہر۔توسط۔استفال۔انفتاح۔اذلاق
26	و	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔لین
27	ہ	ہمس۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات
28	ء	جہر۔شدت۔استفال۔انفتاح۔اصمات
29	ی	جہر۔رخوت۔استفال۔انفتاح۔اصمات۔لین

پانچواں سبق

صفات عارضہ

آٹھ حروف میں صفات عارضہ پائی جاتی ہیں جن کا مجموعہ اَوْ یَرْ مَلَان ہے۔

لام کے قاعدے

اگر لفظ اَللّٰہ یا اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لام پُر (موٹا) ہوگا۔ جیسے
جَعَلَ اللّٰہُ. رَفَعَہُ اللّٰہُ. سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ. قَالُوا اللّٰھُمَّ.
اگر لفظ اَللّٰہ یا اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے زیر ہو تو لام باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے
بِسْمِ اللّٰہِ. قُلِ اللّٰھُمَّ.
لفظ اللہ کے سوا تمام لام باریک پڑھے جاتے ہیں۔ جیسے لَھُمْ. عَلٰی. اِلٰہٌ. اَضَلَّ.
نوٹ: پُر پڑھنے کو تَفْخِیْم اور باریک پڑھنے کو تَرْقِیق کہتے ہیں۔

چھٹا سبق

راء کے قاعدے

موٹی راء:

راء بارہ حالتوں میں موٹی پڑھی جاتی ہے۔

1- راء پر زبر ہو۔ جیسے خَرَجَ.
2- راء پر پیش ہو۔ جیسے رُسُلُ.
3- راء پر دو زبر ہوں جیسے قَدِیْرًا.
4- راء پر دو پیش ہوں جیسے بِکْرٌ.
5- راء ساکن سے پہلے زبر ہو جیسے بَرْقٌ.
6- راء ساکن سے پہلے پیش ہو جیسے قُرْاٰنٌ.
7- راء ساکن سے پہلے بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو جیسے اَجْرٌ.

-8 راء ساکن سے پہلے بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے خُسْرٌ.

-9 راء ساکن سے پہلے زیر ہو اور اس کے بعد اُسی کلمہ میں حروف استعلاء (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) میں سے کوئی حرف ہو جیسے قِرْطَاسٍ. فِرْقَةٍ.

-10 راء ساکن سے پہلے عارضی زیر ہو جیسے اِرْجِعِیْ.

-11 راء ساکن سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو جیسے اَمِ ارْتَابُوْا.

-12 راء پر پیش ہو اور اس پر رَوْم کے ساتھ وقف کیا جائے۔ (رَوْم کا بیان آگے آئے گا انشاءاللہ) جیسے اَلْقَمَرُ.

ساتواں سبق

باریک راء

راء سات حالتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے۔

-1 راء کے نیچے زیر ہو جیسے فَرِحُوْا.

-2 راء کے نیچے دو زیر ہوں جیسے عَشْرٍ.

-3 راء ساکن سے پہلے زیر ہو جیسے وِزْدًا.

-4 راء ساکن سے پہلے یاء ساکن ہو جیسے خَیْرٌ.

-5 راء ساکن سے پہلے بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو جیسے حِجْرٌ.

-6 راء کے نیچے زیر اور اس پر رَوْم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے قَدْرٍ.

-7 لفظ مَجْرٖھَا کی راء۔

آٹھواں سبق

میم ساکن و مُشَدَّد کے قاعدے

جس میم پر جزم ہو اسے ساکن کہتے ہیں اور جس میم پر تشدید ہو اسے مشدد کہتے ہیں۔

اگر میم مُشَدَّد ہو تو اس پر غُنّہ کرنا ضروری ہے۔ ناک میں آواز لے جانے کو غنہ کہتے ہیں جس کی مقدار تقریباً ایک سیکنڈ ہوتی ہے۔

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں۔ 1-اِدْغام 2-اِخْفَاء. 3-اِظْهَار

1-اِدْغام

اگر میم ساکن کے بعد دوسری میم آ جائے تو دونوں میم ایک ہو جائیں گی۔ جیسے وَكَمْ مِنْ اسے ادغام شفوی کہتے ہیں۔

2-اِخْفَاء

اگر میم ساکن کے بعد ب آئے تو میم کی آواز کو خیشوم سے غنہ کے ساتھ پڑھنا اسے اخفاء شفوی کہتے ہیں جیسے هُمْ بِهٖ.

3-اِظْهَار

اگر میم ساکن کے بعد م اور ب کے علاوہ اور کوئی حرف ہو تو م کو اپنے مخرج سے بلاغنہ ظاہر کر کے پڑھنا اسے اظہار شفوی کہتے ہیں جیسے هُمْ فِيْهَا.

نواں سبق

نون مُشَدَّدْ، نون ساکن وتَنْوِین کے قاعدے

نون مشدد

جس نون پر تشدید ہو اُسے نون مشدد کہتے ہیں۔ نون مشدد میں غنہ ضروری ہے۔

نون ساکن

جس نون پر سکون (جزم) ہو اُسے نون ساکن کہتے ہیں۔

تَنْوِيْن

دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔ نون ساکن وتنوین کا ایک حکم ہے۔ نون ساکن وتنوین کے چار قاعدے ہیں۔ 1-اِظْهَار 2-اِدْغَام 3-اِقْلَاب 4-اِخْفَاء

1-اِظْهَار

اگر نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی (ء ھ ع ح غ خ) میں سے کوئی حرف

آئے تو نون ساکن وتنوین کو اپنے مخرج سے ظاہر کر کے بغیر غنہ کے پڑھنا اسے اظہار حلقی کہتے ہیں۔ جیسے اَنْعَمَ، وَانْحَرْ، عَذَابٌ اَلِيْمٌ.

2-اِدْغَام

اگر نون ساکن وتنوین کے بعد یَرْمَلُوْنَ کے چھ حرفوں میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ میں آئے تو نون کو بعد والے حرف سے بدل کر پڑھنا اسے ادغام کہتے ہیں۔ یَنْمُوْ کے چار حرفوں میں ادغام بالغنہ ہوتا ہے جیسے مَنْ يَّقُوْلُ. اِنْ نَّحْنُ. عَذَابٌ مُّهِيْنٌ. مِنْ وَّالٍ.

اور لَرْ کے دو حرفوں میں ادغام بلاغنہ ہوتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّ. اَنْ لَّا. ثَمَرَةٍ رِّزْقًا.

نوٹ: دُنْيَا، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ میں ادغام نہ ہوگا کیونکہ ایک ہی کلمہ میں نون ساکن اور یرملون میں سے یاء اور واؤ جمع ہو گئے۔ یہاں اظہار ہوگا اسے اظہار مطلق کہتے ہیں۔

3-اِقْلَاب

اگر نون ساکن وتنوین کے بعد ب آئے تو نون ساکن وتنوین کو م سے بدل کر غنہ اور اخفاء سے پڑھنا اسے اقلاب کہتے ہیں جیسے مِنْ بَعْدِ، اَلِيْمٌ بِمَا.

4-اِخْفَاء

اگر نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی، یَرْمَلُوْنَ اور ب کے علاوہ کوئی حرف آئے نون ساکن وتنوین کی آواز کو خیشوم میں چھپا کر غنہ کے ساتھ پڑھنا جیسے مِنْ قَبْلُ.

دسواں سبق

مَدّ کے قاعدے

مد

حروف مدہ (ـَـ ا، ـُـ وْ، ـِـ یْ) اور حروف لین (ـَـ وْ، ـَـ یْ) کی آواز کو لمبا کرنا اسے مد کہتے ہیں۔

مد کی دو قسمیں ہیں۔ 1- مَدِّ اَصلی 2- مَدِّ فَرْعِی

1-مد اَصْلِی

حروف مدہ کے بعد نہ ہمزہ ہو نہ سکون ہو۔ حروف لین کے بعد سکون نہ ہو۔

2-مد فَرْعِی

حروف مدہ کے بعد ہمزہ یا سکون ہو یا حرف لین کے بعد سکون ہو۔ اس کی نو قسمیں ہیں۔

(i) مد متصل (ii) مد منفصل (iii) مد لازم کلمی مخفف (iv) مد لازم کلمی مثقل (v) مد لازم حرفی مخفف (vi) مد لازم حرفی مثقل (vii) مد عارض وقفی (viii) مد لازم لین (ix) مد عارض لین۔

(i) مد مُتَّصِل

اگر حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اسے مد متصل کہتے ہیں جیسے شَآءَ. سُوْٓءَ. سِیْٓـٔتْ.

(ii) مد مُنْفَصِل

اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اسے مد منفصل کہتے ہیں۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا، جَاءُوْٓا اَبَاهُمْ، فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ.

(iii) مد لازم کِلْمِی مُخَفَّف

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون اصلی کلمہ میں واقع ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اُسے مد لازم کلمی مخفف کہتے ہیں۔ جیسے آلْئٰنَ.

نوٹ: سکون اصلی وہ ہوتا ہے جو ہر وقت رہے اس کے مقابلے میں سکون عارضی ہوتا ہے جو کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔

(iv) مد لازم کلمی مُثَقَّل

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف مشدد کلمہ میں واقع ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اُسے مد لازم کلمی مثقل کہتے ہیں جیسے دَآبَّةٌ.

(v) مدلازم حرفی مخفف

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو اور وہ ساکن حروف مقطعات میں واقع ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے۔اسے مدلازم حرفی مخفف کہتے ہیں جیسے الٓرٰ.

نوٹ: قرآن مجید کی بعض سورتوں کے شروع میں کچھ حروف ہوتے ہیں جنھیں کاٹ کاٹ کر پڑھا جاتا ہے انھیں حروف مقطعات کہتے ہیں ان پر جو مد ہوتی ہے اسے حرفی کہتے ہیں۔حروف مقطعات یہ ہیں۔

الٓمٓ. الٓمٓصٓ. الٓرٰ. الٓمٓرٰ. کٓهٰيٰعٓصٓ. طٰهٰ. طٰسٓمٓ. يٰسٓ. صٓ حٰمٓ. حٰمٓ عٓسٓقٓ. قٓ. نٓ.

(vi) مدلازم حرفی مثقل

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف مشدد، حروف مقطعات میں واقع ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اُسے مدلازم حرفی مثقل کہتے ہیں جیسے الٓمٓ. (لام پر)

(vii) مدعارض وقفی

اگر حرف مدہ کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون عارضی ہو تو ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے اسے مدعارض وقفی کہتے ہیں۔جیسے۔نَسْتَعِيْنْ.

(viii) مدعارض لین

اگر حرف لین کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون عارضی ہو تو ایسے لین پر جو مد ہوتی ہے اسے مدعارض لین کہتے ہیں جیسے خَيْرْ. خَوْفْ.

(ix) مدلازم لین

اگر حرف لین کے بعد کوئی حرف ساکن ہو جس کا سکون لازمی ہو تو ایسے لین پر جو مد ہوتی ہے اسے مدلازم لین کہتے ہیں جیسے کٓهٰيٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ کی عین پر (یہ مد صرف انہی دو جگہ ہے)

گیارہواں سبق

وَقف کے قاعدے

وقف

کلمہ کے آخری حرف پر سانس اور آواز کا توڑنا، اسے وقف کہتے ہیں۔

1- اگر آخری حرف پر زبر، زیر، پیش، دو زیر، دو پیش، کھڑی زیر، الٹا پیش ہو تو اسے ساکن کر کے پڑھیں گے۔ جیسے (حَسَدَ، حَسَدْ) (دِيْنِ. دِيْنْ) (مَسَدٍ، مَسَدْ) (اَعْبُدُ، اَعْبُدْ) (اَحَدٌ، اَحَدْ) (بِهٖ، بِهْ) (لَهٗ، لَهْ)

2- اگر آخری حرف پر دو زبر کی تنوین ہو تو تنوین کو الف سے بدل کر پڑھیں گے جیسے (تَوَّابًا، تَوَّابَا)

3- اگر آخری حرف گول ۃ ہو تو اسے ہاء ساکنہ سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے (رَحْمَةً، رَحْمَهْ) (رَقَبَةٍ، رَقَبَهْ) (غَبَرَةٌ، غَبَرَهْ) (نِعْمَةً، نِعْمَهْ)

4- اگر آخری حرف پہلے سے ساکن ہو تو صرف آواز اور سانس توڑ دیں گے جیسے فُجِّرَتْ، اَخْوٰى، جَنْبَيْ، عَمِلُوْا، يُحْيِ.

5- اگر آخری حرف مشدد ہو تو اسے ساکن کر کے دو حرفوں کی تاخیر سے تشدید ادا کریں گے جیسے (تَبَّ، تَبّْ)

6- مندرجہ ذیل الفاظ کے آخری الف صرف وقف میں پڑھے جاتے ہیں۔ وصل میں نہیں پڑھے جاتے۔

(i) اَنَا (جہاں کہیں ہو)

(ii) لٰكِنَّا (کہف:38)

(iii) الظُّنُوْنَا، الرَّسُوْلَا، السَّبِيْلَا (احزاب:67,66,10)

(iv) سَلٰسِلَا، قَوَارِيْرَا (دھر:15,4)

نوٹ: سَلٰسِلَا کو وقف میں سَلٰسِلْ پڑھنا بھی درست ہے۔

7- مندرجہ ذیل الفاظ کے آخری الف بالکل نہیں پڑھے جاتے نہ وقف میں نہ وصل میں۔

(i) اَوْ يَعْفُوَا (بقرہ:237)

(ii) اَنْ تَبُوْٓءَ ا (مائدۃ:29)

(iii) لِتَتْلُوَا (رعد:30)

(iv) لَنْ نَّدْعُوَا (کھف:16)

(v) لِيَرْبُوَا (روم:39)

(vi) لِيَبْلُوَا (محمد:4)

(vii) نَبْلُوَا (محمد:31)

(viii) قَوَارِيْرَا (دھر:16)

(ix) ثَمُوْدَا (ھود:11، فرقان:38، عنکبوت:38، نجم:51)

اقسام وقف

وقف کی چار قسمیں ہیں۔

(i) وقف بالاسکان

(ii) وقف بالابدال

(iii) وقف بالاشمام

(iv) وقف بالرّوم

(i) وقف بِالْاِسْکَان

آخری حرف متحرک کو ساکن کرتے ہوئے سانس اور آواز کا توڑنا اسے وقف بالاسکان کہتے ہیں جیسے حَسَدَ سے حَسَدْ وغیرہ۔

(ii) وقف بِالْاِبْدَال

اگر آخری حرف پر دو زبر کی تنوین ہو تو اسے الف سے بدلنا اور اگر گول تاء (ۃ) ہو تو اسے ہائے ساکنہ سے بدلنا اسے وقف بالابدال کہتے ہیں جیسے (تَوَّابًا، تَوَّابَا) (رَحْمَةً، رَحْمَهْ)

(iii) وقف بِالْاِشْمَام

آخری حرف کے پیش کو ساکن کر کے پیش کا ہونٹوں سے اشارہ کرنا اسے وقف بالاشمام کہتے ہیں جیسے نَسْتَعِيْنُ.

(iv) وقف بِالرَّوْم

آخری حرف کی زیر یا پیش کو ہلکا سا ادا کرنا یعنی اس کا تہائی حصہ پڑھنا اسے وقف بالروم کہتے ہیں جیسے دِيْنِ. نَعْبُدُ وغیرہ۔

نوٹ: جو طلباء و طالبات معنیٰ نہ جانتے ہوں انھیں ہمیشہ علامات وقف پر ٹھہرنا چاہیے۔

بارہواں سبق

مُتَفَرِّقَات

1- بَسَطْتَّ، اَحَطْتُّ، مَافَرَّطْتُّمْ، مَافَرَّطْتُّ میں ادغام ناقص ہوگا۔

2- اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں ادغام تام اور ناقص دونوں صحیح ہیں مگر تام اولیٰ ہے۔

3- قرآن مجید میں چار جگہ سکتہ ہے۔

(i) عِوَجًا ؔسکتہ قَيِّمًا (کہف:1)

(ii) مَرْقَدِنَا ؔسکتہ هٰذَا (یٰسٓ:52)

(iii) مَنْ ؔسکتہ رَاقٍ (قیٰمۃ:27)

(iv) بَلْ ؔسکتہ رَانَ (مطففین:14)

4- يَبْصُطُ (بقرہ:245) اور بَصْطَةً (اعراف:69) میں صرف سین پڑھا جائے گا۔
اَلْمُصَيْطِرُوْنَ (طور:37) میں صاد اور سین پڑھنا دونوں طرح صحیح ہے۔
بِمُصَيْطِرٍ (غاشیہ:22) میں صرف صاد پڑھا جائے گا۔

5- مندرجہ ذیل الفاظ میں لا کا الف نہیں پڑھا جائے گا یعنی لکھا ہوا ہے لا اور پڑھا جائے گا۔ل

(i) لَا اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ (آل عمران:158)

(ii) وَلَا اَوْضَعُوْا (توبہ:47)

(iii) اَوْ لَا اَذْبَحَنَّهٗ (نمل:21)

(iv) لَا اِلَى الْجَحِيْمِ (صٰفّٰت:28)

(v) لَا اَنْتُمْ (حشر:13)

6- اَفَائِنْ کو اَفَئِنْ، مَلَائِهٖ کو مَلَئِهٖ، لِشَایْءٍ کو لِشَیْءٍ اور نَبَایْ کو نَبَیْ پڑھتے ہیں۔

7- لَا تَاْمَنَّا (یوسف:11) کو پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ (i) ادغام مع الاشمام (ii) اظہار مع الروم۔

8- ءَ اَعْجَمِیٌّ کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل ہوگی۔ یعنی دوسرے ہمزہ کو الف اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے۔

تیرھواں سبق

ضروری ہدایات

1- زبر، زیر اور پیش کو حرکات کہتے ہیں انھیں خوب ظاہر کرکے پڑھنا چاہیے۔ زبر میں منہ کھلتا ہے زیر میں منہ اتنا نہیں کھلتا اور آواز نیچے کی طرف جاتی ہے اور پیش میں ہونٹ گول ہوتے ہیں۔

2- تینوں حرکات کو معروف ادا کرنا چاہیے زیر اور پیش کی آواز باریک ہونی چاہیے۔

3- واؤ اور یاء کو بھی معروف ادا کرنا چاہیے واؤ معروف کی مثال ''نُور'' ہے اور یائے معروف کی مثال ''پانی'' ہے انھیں واؤ مجہول یا یائے مجہول پڑھنے سے بچنا چاہیے واؤ مجہول کی مثال ''شور'' ہے اور یائے مجہول کی مثال ''قطرے'' ہے۔

4- ہونٹ صرف واؤ اور پیش کو پڑھتے وقت گول ہوتے ہیں ان دو کے علاوہ ہونٹ گول کرنا غلط ہے۔

5- صرف نون اور میم کو ادا کرتے وقت آواز ناک (خیشوم) سے نکلتی ہے کسی اور حرف کی آواز ناک سے نہ نکلے۔

6- تیز پڑھنے کی وجہ سے تجوید کی غلطی کرنا جائز نہیں ہے اتنا تیز پڑھنا چاہیے کہ قواعد

تجوید کی پابندی کی جا سکے۔

7- ء، ع اور ح، ھ اور ت، ط اور ق، ک اور ث، س، ص اور ض، ظ، ذ، ز قریب آ ئیں تو خاص خیال کر کے پڑھنا چاہیے۔ جیسے اَعُوْذُ. ضُحٰهَا. مَبْسُوْطَتٰنِ. خَلَقَکَ. اَلاَجْدَاثِ سِرَاعًا. اِذْ زَيَّنَ. اَنْقَضَ ظَهْرَکَ وغیرہ۔

8- مشدد (تشدید والے) حرف میں تشدید کامل ادا کرنا چاہیے اس میں دو حرفوں کی دیر لگتی ہے۔

9- دو موٹے حرف (جیسے مُضْطَرّ) یا دو مشدد حرف (جیسے ذُرِّيَّةً) یا دو ہمزے (جیسے ءَ اَنْتَ) یا دو ایک جیسے حرف (جیسے اَعْيُنِنَا، شِرْکِکُمْ) یا دو حروف حلقی (جیسے عَهِدَ) پاس پاس جمع ہوں انھیں خوب صاف پڑھنا چاہیے۔

10- ان آداب تلاوت کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

(i) وضو کرنا (ii) قبلہ رخ بیٹھنا (iii) تواضع سے تلاوت کرنا (iv) اللہ کی رضا کے لیے تلاوت کرنا (v) مسواک کرنا (vi) خوشبو لگانا (vii) توجہ سے تلاوت کرنا (viii) اچھی آواز سے تلاوت کرنا۔

وَاٰخِرُ دعوانا ان الحمد لِلّٰه رب العلمين ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم وصلى اللّٰه على خير خلقهٖ محمد واٰلهٖ واصحابهٖ اجمعين برحمتک يا ارحم الرحمين.

☆☆☆☆

....

طبع دوم

مصری قرأ

۱۔الشیخ عبدالباسط
۲۔الشیخ محمد محمود الطبلاوی
۳۔الشیخ محمد صدیق المنشاوی
۴۔الشیخ راغب مصطفیٰ غلوش
۵۔الشیخ الشحات محمد انور
۶۔الشیخ السید متولی عبدالعال
۷۔الشیخ محمود علی البناء
۸۔الشیخ قاری محمود خلیل الحصری
۹۔ الشیخ قاری مصطفیٰ اسمٰعیل مصری
۱۰۔ امام القراء الشیخ محمد رفعت مصری
۱۱۔الشیخ صدیق المنشاوی
۱۲۔الشیخ محمود صدیق
۱۳۔الشیخ احمد الرزیقی
۱۴۔الشیخ شعبان عبدالعزیز
۱۵۔الشیخ محمد عبدالوہاب الطنطاوی
۱۶۔الشیخ محمد بدر حسین
۱۷۔الشیخ ابوالعینین شعیشع
۱۸۔الشیخ محمد احمد بسیونی

مؤلف:قاری حبیب الرحمٰن استاذ جامعہ صدیقیہ

.......❁.......

تکملة الوقوف
فی حل
معرفة الوقوف

مؤلف: قاری حبیب الرحمٰن

تلفظِ ضاد

(۱) وَلَا الضَّالِّیْنَ (۲) وَلَاالضُّوَالِّیْنَ (۳) وَلَا الظَّالِّیْنَ
(٤) وَلَا الظُّوَالِّیْنَ (٥) وَلَا الذَّالِّیْنَ (٦) وَلَاالذُّوَالِّیْنَ
(۷) وَلَا الزَّالِّیْنَ (۸) وَلَا الزُّوَالِّیْنَ (۹) وَلَاالدَّالِّیْنَ
(۱۰) وَلَاالدُّوَالِّیْنَ (۱۱) وَلَاغُدَالِّیْنَ (۱۲) وَلَاالذَّالِّیْنَ
(۱۳) وَلَا الَّالِّیْنَ (۱٤) وَلَاالطَّالِّیْنَ

مؤلف: قاری حبیب الرحمٰن

......❁......

محفل قرأت

﴿مروجہ محافل قراءت کے متعلق بہترین رسالہ چھپ چکا ہے﴾

نسیان القرآن

﴿قرآن کو حفظ کرنے کے بعد بھلا دینے سے متعلق بہترین رسالہ چھپ چکا ہے﴾

مرتب: قاری حبیب الرحمٰن استاذ جامعہ صدیقیہ
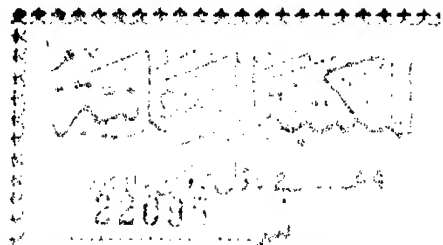
مؤلف کی دیگر تالیفات

1- تجوید القرآن فی حل جمال القرآن
2- تسهیل التجوید فی حل تیسیر التجوید
3- لوامع درية فی حل فوائد مكية
4- المسهلة فی شرح المقدمة (شرح جزری)
5- شارح الوقف فی حل جامع الوقف
6- تكملة الوقوف فی حل معرفة الوقوف
7- مصری قراء
8- تلفظِ ضاد
9- محفلِ قرأت
10- نسیان القرآن
11- سرائیکی وچ تجوید
12- Tajweed
13- القاری (ماهانه)

نسیان القرآن

حبیب الرحمن

استاذ جامعہ صدیقیہ

توحید پارک، گلشن راوی لاہور فون: 7460606

قرآن مجید کا حفظ کرنا بہت بڑی سعادت ہے اس سعادت کا حقیقی صلہ تو اللہ جل شانہٗ آخرت میں عنایت فرمائیں گے مگر اس دنیا میں بھی بڑی بڑی نعمتیں حافظ قرآن کو عطاء ہوتی ہیں بقدر مایجوز به الصلوٰۃ یعنی اتنا قرآن مجید یاد کرنا کہ جس سے نماز ادا ہو جائے (تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت) ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور پورا قرآن مجید حفظ کرنا فرض کفایہ ہے۔

حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فضائل قرآن ص ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اگر کوئی بھی العیاذ باللہ حافظ نہ رہے تو تمام مسلمان گناہ گار ہیں زرکشی رحمہ اللہ سے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ جس شہر یا گاؤں میں کوئی قرآن پاک پڑھنے والا نہ ہو تو سب گناہ گار ہیں۔''

الحمد للہ ثم الحمد للہ آج کل لوگوں میں حفظ کا رجحان بہت ہے تقریباً ہر گھر میں ایک حافظ موجود ہے یا کوشش جاری ہے بلکہ بعض گھروں میں متعدد حافظ موجود ہیں اب اتنا حافظ ہو گئے ہیں کہ مسجدیں تراویح پڑھانے کے لیے کم پڑ گئی ہیں بعض مساجد و مکاتب اور مدارس میں بیسیوں حفاظ بیک وقت قرآن مجید تراویح میں سنا رہے ہوتے ہیں محلے کے کئی گھروں میں قرآن مجید سنایا جا رہا ہوتا ہے۔

حفظ قرآن کا یہ جذبہ قابل قدر ہے مگر اس کا دوسرا پہلو نہایت ہی خطرناک ہے اور وہ ہے قرآن مجید کا حفظ کرکے بھلا دینا آج کل والدین جوش میں آ کر یہ فیصلہ کر تو لیتے ہیں مگر اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے حفظ قرآن کا تقاضا یہ ہے کہ دوران تعلیم حفظ کو پختہ کیا جائے اور حفظ کی تکمیل کے بعد کم از کم ایک سال یا چھ ماہ اس کی گردان کی جائے اور اس کے بعد بھی پوری زندگی بلا ناغہ اس کی تلاوت (حفظ) کی جائے تاکہ جو نعمت اور اعزاز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس کی ناقدری نہ ہو۔

آج کل والدین جب داخلہ کے لیے آتے ہیں تو بعض کا کہنا ہوتا ہے کہ ہم نے فلاں سکول سے بچے کو اٹھا لیا ہے ایک سال کی چھٹی لی ہے اور سکول کی فیس بھی ادا کر رہے ہیں آپ ایک سال میں حفظ مکمل کرا دیں۔ ان کو سوچنا چاہیے کہ ہر بچے کا ذہن اور صلاحیت ایک جیسی نہیں ہوتی بہت ہی ذہین بچہ شاید ایک سال میں حفظ کر سکے ورنہ ڈیڑھ، دو، تین یا چار سال میں حفظ مکمل ہوتا ہے پھر حفظ کے بعد گردان (دہرائی) کے لیے بھی وقت درکار ہے ورنہ دو، چار سالوں کی محنت پر پانی پھر جائے گا۔ صرف بچے کی محنت ہی رائیگاں نہیں جاتی بلکہ والدین اور اساتذہ کی محنت بھی اکارت ہوتی ہے۔

بعض والدین اور بچے حفظ کی تکمیل تک تو صبر سے کام لیتے ہیں مگر جونہی حفظ

مکمل ہوا سکول میں داخلہ ہو جاتا ہے جس سے بچہ دو کشتیوں کے سوار کے مترادف ہو جاتا ہے اور مثل مشہور ہے کہ ''دو کشتیوں کا سوار ہمیشہ ڈوبا ہی کرتا ہے'' چونکہ سکول کی پڑھائی میں دلچسپی کی وجہ سے حفظ کو بالکل ترک کر دیا جاتا ہے یا پھر برائے نام وقت دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چھ ماہ یا سال بعد والدین کف افسوس ملتے دوبارہ حفظ کے استاذ کے پاس آ کر التجا کرتے ہیں مگر ''اب کیا پچھتائے ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت'' ساری محنت پر پانی پھر جاتا ہے پھر نئے سرے سے کام شروع ہوتا ہے بڑی محنت اور جدوجہد کے بعد دوبارہ اس درجہ تک پہنچا جاتا ہے جہاں سے طالب علم چھوڑ کر گیا تھا۔ اکثر و بیشتر تو بچے باغی ہو جاتے ہیں اور والدین بھی کم ہمت، ناامید، اور سست ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے بچہ اور والدین دونوں اس نعمت عظمٰی سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ الٹا وعید اور عذاب اپنے سر لے لیتے ہیں کیونکہ قرآن مجید کو یاد کر کے بھلا دینا گناہ کبیرہ ہے جس میں بچے کے ساتھ ساتھ والدین بھی شریک ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ

عرضت عليّ ذنوب امتي فلم ارفيها ذنباً اعظم من سورةٍ او ايةٍ من القرآن اوتيها رجل ثم نسيها۔

مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے سو میں نے ان میں کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت عطا کی گئی ہو پھر اس نے اس کو بھلا دیا ہو'' (عنایات رحمانی ا ص ۱۸۹)

اسی وجہ سے استاذ الحفاظ و القراء حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمہ اللہ آداب تلاوت ص ۴۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''قرآن مجید یاد ہو جانے کے بعد اس کا یاد رکھنا فرض ہو جاتا ہے روزانہ منزل پڑھنی چاہیئے اگر خدانخواستہ بچہ سکول کی نذر ہو گیا تو یہ اس کے لیے سم قاتل ہے اس صورت میں اس کا حفظ تو حفظ اس کی نماز وغیرہ سب دینی باتیں ختم ہو جائیں گی پس اس سے اجتناب از

حد ضروری ہے بلکہ میرا مشورہ یہ ہے کہ جس بچہ کے متعلق یہ گمان غالب ہو کہ وہ حفظ سے فارغ ہو کر (فوراً) سکول میں جائے گا (اور حفظ بھلا دے گا) تو اس کو حفظ کرایا ہی نہ جائے (تاکہ قیامت والے دن پکڑ سے بچ جائے) بلکہ ناظرہ پڑھایا جائے اور نماز اور دینی باتوں کا خوگر بنا دیا جائے"

احقر عرض کرتا ہے کہ قاری صاحب رحمہ اللہ نے سچ فرمایا کہ ایسے بچوں کو حفظ نہ کرایا جائے جن کے متعلق قرائن سے معلوم ہو جائے کہ بعد میں بھول جائیں گے بلکہ ان بچوں کو اس کام کے لئے چنا جائے جو اس کے اہل ہوں آخر دنیا کے کاموں میں بھی تو چناؤ ہوتا ہے تو پھر آخرت کے یا دین کے کاموں میں چناؤ کیوں نہ کیا جائے جیسے پولیس یا فوج میں شمولیت کے لیے چناؤ ہوتا ہے کہ تندرست ہو معذور نہ ہو، ذہین ہو، کند ذہن نہ ہو، چاک و چوبند ہو، کاہل و سست نہ ہو وغیرہ بلکہ فضائیہ میں شمولیت کے لیے تو اور زیادہ کڑی شرائط رکھی جاتی ہیں لہٰذا اگر دین کا کام سنبھالنے والوں کے لئے کڑی شرائط رکھی جائیں تو بے جا نہ ہوگا اور حفظ قرآن از امور دین ہے نہ کہ دنیا۔

قرآن بھلانے کی سزا آخرت میں تو ہوگی ہی دنیا میں بھی اس کی سزا ملتی ہے، دنیا میں لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے، بلکہ اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے، گذران مکدر...... اور تنگ ہو جاتی ہے بعض علماء نے قرآن کے بھلانے کو سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر ۱۲۴ کا مصداق قرار دیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکاو نحشره یوم القیامة اعمی.

قرآن مجید پر عمل میں کوتاہی کرنے میں کوتاہی کرنا منجملہ بھلانے ہی سے ہے بلکہ اصل بھلانا یہی ہے۔ (عنایات رحمانی ا ص ۱۸۹)

احقر کے پاس ایک شخص اپنے بچے کو لایا اور بتایا کہ اس نے سات آٹھ پارے حفظ کیے تھے اب وہ سلسلہ ختم ہو گیا تھا اس کو نئے سرے سے جاری کر دیں آپ کو حیرت ہوگی کہ جب اس بچے سے میں نے سنا، حفظ تو حفظ، ناظرہ بھی بھول چکا تھا بلکہ آپ کو

زیادہ حیرت ہوگی کہ حروف تہجی بھی بھول چکا تھا۔ (اللّٰھم احفظنا منہ)

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جیسے اللہ جل شانہٗ ہمارے محتاج نہیں بلکہ ہم ان کے محتاج ہیں اسی طرح اللہ کا کلام بھی ہمارا محتاج نہیں ہم اس کے محتاج ہیں اگر خدانخواستہ ہم نے اسے چھوڑا تو یہ بھی ہمیں چھوڑ دے گا اسی وجہ سے سرور کونین ﷺ کے ارشادات گرامی ہیں۔

(i) تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها. (متفق علیه)

قرآن کی خبر گیری کرو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قرآن سینہ سے اتنی جلدی نکلتا ہے جس طرح کہ اونٹ اپنی رسی سے نکل جاتا ہے۔

(ii) انما مثل صاحب القرآن کمثل صاحب الابل المعلقة ان عاهد علیها امسکها و ان اطلقها ذهبت (متفق علیه)

قرآن والے (قاری) کی مثال اس اونٹ والے کی ہے جس کے اونٹ کو رسی سے باندھا گیا ہے اگر اس کی خبر گیری رکھتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے جاتا رہتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے حافظ اور قرآن کو، اونٹ والے اور اونٹ سے مثال دے کر فرمایا کہ جس طرح اونٹ والا اونٹ کی رسی پکڑے رہے تھامے رہے اس کو باندھے رہے تو وہ اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور اس کے قبضہ میں رہتا ہے اور اگر اونٹ والا اونٹ کی دیکھ بھال نہ کرے یا اس کی رسی کو چھوڑ دے تو وہ جدھر چاہتا ہے چلا جاتا ہے اسی طرح اگر حافظ، قرآن کی تلاوت کرتا رہے تو قرآن اس کے سینہ میں محفوظ رہے گا ورنہ اونٹ کی طرح چلا جائے گا اور کتاب الحیوان میں ہے کہ اونٹ میں یہ صفت ہے کہ جب یہ چلتا ہے تو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا بنسبت دوسرے جانوروں کے کہ جب وہ چلتے ہیں تو پیچھے بھی مڑ کر دیکھتے ہیں۔

فتح المرید فی علم التجوید ص ۵۲ پر الشیخ عبدالحمید یوسف منصور......اسی مضمون کو ۔

نہایت احسن انداز میں تحریر فرماتے ہیں۔

”من ترک القرآن یوما ترکه القرآن اسبوعاً، ومن ترکه اسبوعاً ترکه شهراً ومن ترکه شهراً ترکه سنة ومن ترکه سنة ترکه الدهر کله.“

یعنی جو قرآن کو ایک دن کے لیے چھوڑتا ہے قرآن اس کو ایک ہفتہ کے لیے چھوڑ دیتا ہے، اور جو قرآن کو ایک ہفتہ کے لیے چھوڑے قرآن اس کو ایک ماہ کے لیے چھوڑ دیتا ہے، اور جو قرآن کو ایک ماہ کے لیے چھوڑے قرآن اس کو ایک سال کے لیے چھوڑ دیتا ہے، اور جو قرآن کو ایک سال کے لیے چھوڑ دے تو قرآن اس کو زندگی بھر کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔

نیز وہ لکھتے ہیں کہ

”القرآن اخف من الحمامة واثقل من الجبل“

یعنی قرآن، پابندی سے پڑھنے والے کے لیے کبوتر سے زیادہ ہلکا اور نہ پڑھنے اور چھوڑ دینے والے کے لیے پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہے۔

نیز ارشاد نبوی تَعَاهَدُوا القرآن، اقرؤا القرآن واستذکروا القرآن میں صحابہ کو تاکید فرمائی جا رہی ہے کہ قرآن کی خبر گیری کرو (کثرت سے تلاوت کرو) یاد کرتے رہا کرو حالانکہ ان کے حافظے بہت زیادہ قوی تھے اس کے باوجود بھی تاکید فرمائی ہمارے زمانے کے حافظے تو نہایت ہی کمزور ہیں اس لیے ہمیں تو بہت زیادہ کثرت سے تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اور کثرت سے تلاوت کرنے کا انعام یہ ملے گا کہ روز قیامت قرآن یاد ہو گا بھولے نہیں کیونکہ جب حافظ کو حکم ہو گا اقرأ وارتق ورتل، قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا“ تو ملا قاری رحمہ اللہ سے نقل کردہ حدیث کے مطابق اگر دنیا میں بکثرت تلاوت کرتا رہا تو اس وقت بھی یاد ہوگا ورنہ بھول جائے گا۔
(فضائل قرآن ص ۲۵)

احادیث کے الفاظ القران یحاج العباد، القرآن حجة لک او علیک،

ومن جعلہ خلفہ ساقہ الی النار صاف صاف بتلا رہے ہیں کہ قرآن ان لوگوں کے خلاف جھگڑا کرے گا اور انہیں جہنم میں گرائے گا جنہوں نے اس کے حقوق کو تلف کیا اور اسے پس پشت ڈال دیا۔

ارشاد نبوی ہے: "مامن امرءٍ یقرأ القرآن ثم ینساہ الالقی اللّٰہ یوم القیامۃ اجذم" (مشکوٰۃ، بحوالہ ابو داؤد، والدارمی)

"یعنی کوئی شخص ایسا نہیں جو قرآن کو پڑھتا ہو پھر اس کو بھول جائے مگر وہ قیامت کے دن کٹے ہوئے ہاتھ سے اللہ سے ملاقات کرے گا۔"

قرآن مجید اگر بھول جائے تو یوں اس کو نہ بیان کیا جائے کہ "میں قرآن بھول گیا ہوں" بلکہ یوں کہا جائے کہ "میں بھلا دیا گیا ہوں" کیوں کہ قرآن کو بھولنا قرآن کی عظمت کے خلاف ہے اس لیے اس کو یوں کہیے کہ میری کم نصیبی اور کوتاہی ہے کہ میں نے اس نعمتِ عظمٰی کی قدر نہیں کی۔ اسی کا رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا۔

بئس ما لاحدھم ان یقول نسیتُ ایۃ کیت و کیت بل نُسّی (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری ومسلم)

قرآن مجید کا بھولنا بعض اوقات کسی بیماری یا حادثے کی وجہ سے ہوتا ہے اور بعض دفعہ اپنی سستی، کاہلی کی وجہ سے اور بعض دفعہ گناہوں کی وجہ سے، گناہوں کا نسیان میں بڑا دخل ہے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا شعر ہے۔

شکوت الی وکیع سوء حفظی
فارشدنی الی ترک المعاصی

فان الحفظ فضل من اللہ
وفضل اللّٰہ لا یعطی لعاصي

(میں نے امام وکیعؒ سے کم حفظی کی شکایت کی تو آپ نے گناہوں کو چھوڑنے کی ہدایت کی کیونکہ حافظہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل گناہگاروں کو نہیں دیا جاتا)

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے مواعظ میں ایک عبرت ناک واقعہ

نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ چلے جا رہے تھے ایک حسین لڑکا نصرانی کا سامنے آ رہا تھا، ایک مرید نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ ایسی صورت کو بھی دوزخ میں ڈالیں گے؟ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو نے اس کو نظر استحسان سے دیکھا ہے عنقریب اس کا مزہ تم کو معلوم ہوگا چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ شخص قرآن شریف بھول گیا۔ (نعوذ باللہ) (امثال عبرت)

گناہوں کی کثرت کے علاوہ ہموم و غموم دنیوی کی زیادتی، بہت سے کاموں اور تعلقات کو بڑھانا، ہرا دھنیا کھانا، کھٹا سیب کھانا، سولی پر لٹکے ہوئے کو دیکھنا، قبروں کے کتبوں کو پڑھنا، اونٹوں کے درمیان میں چلنا، زندہ جوؤں کو بغیر مارے پھینک دینا گدی پر پچھنے لگوانا یہ سب چیزیں حافظہ کی کمزوری کرتی ہیں۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم ص ۸۱)

- نسیان قرآن سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز پر عمل کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

۱۔ حفظ کی تکمیل کے بعد گردان (دہرائی) کے لیے کم از کم ایک سال یا چھ ماہ ضرور لگانے چاہئیں۔

۲۔ روزانہ کم از کم ایک پارہ حفظ پڑھنا چاہیے یا کسی کو سنا دینا چاہیے۔

۳۔ ہر سال تراویح میں قرآن مجید سنانا چاہیے۔

۴۔ احکامات قرآنی پر عمل کرنا چاہیے۔

۵۔ گناہوں سے اور دیگر چیزوں سے بچنا چاہیے جو حافظ کو کمزور کرتی ہیں۔

۶۔ استاذ القراء قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ کی تجویز کے مطابق تہجد کی آٹھ رکعتوں میں تین پارے پڑھ لیا کریں کہ اس عمل سے ان شاء اللہ قرآن مجید خوب پختہ ہو جائے گا نیز سورۂ بقرہ کی ابتداء سے مفلحون تک اور آیۃ الکرسی سے خالدون تک اور آخری رکوع بقرہ کا روزانہ بعد از عشاء پڑھ لیا کریں کہ ان آیات کے پڑھنے والے کو قرآن مجید یاد رہتا ہے۔ (آداب تلاوت ص ۴۸)

یہ دعاء بھی مسنون ہے عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال من خشی ان ینسی القرآن فلیقل "اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ وَاَطْلِقْ بِهٖ لِسَانِیْ وَاشْرَحْ بِهٖ صَدْرِیْ وَاسْتَعْمِلْ بِهٖ جَسَدِیْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ." (نهاية القول المفيد ص ۳۱۳)

اللہ جل شانہ ہم سب کو ان تجاویز پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں اور نسیان قرآن سے بچائیں۔ آمین ثم آمین۔